REGD No. L 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دفتر نمبر ۵۲۵

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

الفضل لاہور

روزنامہ

یوم سہ شنبہ (منگل)

فی پرچہ ۱ آنہ

جلد ۳	۱۰ ہجرت ۱۳۲۸ ہش	۱۰ مئی ۱۹۴۹ء	نمبر ۱۰۶

آزاد کشمیر میں لازمی مذہبی تعلیم

راولپنڈی ۹ مئی۔ آزاد کشمیر حکومت کے وزیر تعلیم میر واعظ نے ایک بیان میں کہا ہے کہ آزاد کشمیر حکومت اپنے علاقے کی تعلیمی اور ثقافتی بنیادیں اسلام پر رکھنا چاہتی ہے لہٰذا اس خطے میں مذہبی تعلیم لازمی ہوگی اور ذریعہ تعلیم زبان اردو ہوگا۔

علیحدہ صوبے کا مطالبہ

امرتسر۔ ۹ مئی پنتھک پارٹی نے اپنے چار گھنٹے لمبے اجلاس میں یہ قرارداد پیش کی ہے۔ کہ پنجابی بولنے والی آبادی کے لئے ایک علیحدہ صوبہ بنا دیا جائے

اس قرارداد میں باتفاق رائے یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ مشرقی پنجاب کی حد بندی لسانی اور ثقافتی بنیادوں پر کی جائے۔ سکھوں کے پسماندہ طبقات کو خاص حقوق دیئے جائیں۔ اور پنجابی کو مشرقی پنجاب کی سرکاری زبان قرار دیا جائے۔ جس کا رسم الخط گورمکھی ہو۔

اس اجلاس میں سکھ اقلیت والے صوبوں کے سکھوں کے لئے حقوق اور ملازمتوں میں مناسب حصے کی تائید بھی کی گئی ہے۔ صوبہ مشرقی پنجاب میں جو وزارت بنے اس میں ہندو اور سکھ وزیروں کی تعداد برابر ہو اور مرکزی کابینہ میں ایک نشست خاص طور پر سکھوں کے لئے وقف ہو

علیحدہ صوبے کے مطالبے سے اتفاق نہ کرنے والوں کے خلاف شور مچا کر انہیں بٹھا دیا گیا۔ اس اجلاس میں کئی بڑے بڑے سکھ لیڈروں نے شرکت کی اور پرانی دفاعی کونسل کے رکن کرنل سر بدھا سنگھ نے اس اجلاس کی صدارت کی۔

کشمیر کمیشن ہفتے کے اندر اندر سرینگر میں اپنا دفتر قائم کریگا

راولپنڈی۔ ۹ مئی۔ اطلاع ملی ہے کہ اتحادی قوموں کا کشمیر کمیشن آئندہ ہفتے کے اندر اندر سرینگر میں اپنا گرمیوں کا دفتر قائم کرے گا۔ کمیشن کے دو ارکان اور فوجی مشیر پہلے ہی سے سرینگر پہنچ چکے ہیں۔ کمیشن کے فوجی مشیر آج ہندوستانی فوجوں کے افسر اعلیٰ مسٹر تھمایا سے لڑائی بند کر دینے کے سلسلے میں بات چیت کی۔ کل انہوں نے اتحادی قوموں کے فوجی مبصروں کے افسر اعلیٰ سے (جو کشمیر کے ہندوستانی فوجوں کے مقبوضہ علاقوں میں متعین ہیں) بھی بات چیت کی۔

کمیشن کے صدر مسٹر لوزانو نے آج نئی دہلی میں ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت نہرو، رسل و رسائل کے وزیر مسٹر گوپال سوامی آئینگر اور امور خارجہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر گرجا شنکر باجپائی سے کشمیر سے متعلقہ آخری شرائط کے متعلق بات چیت ہوئی۔

مصنوعی قحط کو روکئے

سیالکوٹ ۹ مئی۔ مسلم کانفرنس کے صدر چوہدری غلام عباس نے شیخ عبداللہ کی حکومت اور حکومت ہندوستان کو ریاست میں مصنوعی قحط پیدا کرنے کا ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔ آپ نے کہا اس صورت حالات کے پیدا کر دینے سے لوگ مرے ہوئے کتے اور بلیاں کھانے پر مجبور ہو گئے ہیں خودکشی میں اضافہ ہو گیا ہے آپ نے کہا اگر تمام دیگر باتوں کو نظر انداز بھی کر دیا جائے۔ پھر بھی حکومت ہندوستان کا اخلاقی فرض ہے کہ ان لوگوں کے لئے خوراک کا مناسب ...

یورپ میں امن کے لئے دو سو سال تک جد و جہد کرنا پڑے گا

میں جرمن عوام کو آزاد دیکھنا چاہتا ہوں (بیون)

برلن۔ (بی۔ بی۔ سی) ۹ مئی۔ برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر ارنسٹ بیون نے آج ایک پریس کانفرنس میں بیان دیتے ہوئے کہا کہ پیرس میں ۲۳ مئی کو جو کونسل کا اجلاس ہوگا۔ اس میں صلح کے آخری سمجھوتے کے لئے کوئی بنیاد وضع کر دی جائے گی۔ آپ نے کہا۔ ہمیں کوئی ایسا منصوبہ بنانا چاہیئے جس سے یورپ کے عوام ایک ہو جائیں اور اکٹھے پروان چڑھیں۔

اس پریس کانفرنس میں بہت سے غیر ملکی اور جرمن نامہ نگاروں نے شرکت کیا۔ مسٹر بیون یہاں اس غرض کے لئے آئے تھے کہ دیکھیں یہاں طیاروں کے ذریعے کیسے سامان پہنچایا جاتا ہے۔

آپ نے کہا ابھی قیام امن کے لئے یورپ کو کم از کم دو سو سال تک مصروف جد و جہد رہنا ہوگا۔ اس کے لئے بڑی محنت اور صبر درکار ہے۔ میں تہیہ کر چکا ہوں کہ جرمن سے صلح کے آخری سمجھوتے کی بنیاد جمہوریت اور انصاف پر رکھی جائے۔

میں جرمن عوام کے لئے آزادی چاہتا ہوں۔ کیونکہ کوئی شہر یا قوم صرف آزادی سے ہی زندہ رہ سکتی ہے۔ میری کوشش اور خواہش ہے کہ جرمنوں کو آزادانہ رائے دہندگی کا حق ملے۔

لاہور۔ ۹ مئی کل اسمبلی چیمبر کے قریب ایک لاری اور تانگے میں تصادم ہو گیا۔ جس سے تانگا بالکل ٹوٹ پھوٹ گیا اور ایک تانگے پر سوار ایک برطانوی افسر کو ضربات آئیں

اخبار احمدیہ

لاہور ۹ ہجرت۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خراب ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے دعا جاری رکھیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سر میں درد ہے احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں

نواب محمد عبداللہ خاں صاحب کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ دانتوں میں درد کی وجہ سے دو تین روز سے طبیعت پھر خراب ہے بخار بھی بڑھ گیا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ خاص طور پر دعا فرمائیں۔

نزد و دور سے مختصر لیکن اہم

قاہرہ۔ ۹ مئی۔ پاکستان کے وزیر اعظم آنریبل ڈاکٹر لیاقت خاں معہ اپنی بیگم کے آج قاہرہ پہنچ گئے۔ آپ حکومت مصر کے تین دن تک مہمان رہیں گے۔

بنوں۔ ۹ مئی۔ مقامی خزانے کا ایک ملازم اور ایک چونگی محرر کو سوا سو روپے کے غبن کے سلسلے میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ خزانے کے اس ملازم نے یہ رقم کلرک کو بطور قرض دے دی تھی۔

حیدر آباد (سندھ) ۹ مئی جماعت مہاجر اور انصار حیدر آباد نے ایک بیان میں مسٹر خورشید خٹک کے بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ کنونشن مہاجرین کی تکالیف کو رفع کرنے اور بحالیاتی سرگرمیوں کو تیز کرنے کی غرض سے بلائی گئی تھی۔ اور مہاجرین کو مہاجرین کہنا اس وقت چھوڑا جائیگا جب وہ پوری طرح بس جائیں گے اور مجالس قانون ساز میں انہیں جائز نمائندگی حاصل ہو جائے گی۔

نئی دہلی۔ ۹ مئی آل انڈیا ہندو مہا سبھا نے آج دو طویل نشستوں میں آٹھ نکات کا ایک پروگرام تیار کیا ہے۔ جس میں حکومت سے زمین اور دیگر صنعتوں کو قومی ملکیت بنانے کی تجویز پر زور دیا گیا ہے تمام سیاسی جماعتوں کو تحریر و تقریر کی آزادی دینے کی تلقین کی گئی ہے۔ حکومت ہندوستان کے دولت مشترکہ برطانیہ سے وابستہ رہنے کی مذمت کے علاوہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ جموں و کشمیر میں رائے شماری کی قطعاً ضرورت نہیں ہے۔

کراچی۔ ۹ مئی۔ اتحادی قوموں کے کشمیر کمیشن نے دونوں حکومتوں کی مجبوری کے پیش نظر کشمیر سے متعلقہ آخری شرائط صلح کے جواب دینے کی میعاد میں توسیع کر دی ہے۔

سنگھائی۔ ۹ مئی فوجی حکام نے چوبیس گھنٹوں کے اندر اندر پندرہ افراد کو پھانسی دے دی ہے ان میں سے ۵ ڈاکو، ۵ کمیونسٹ جاسوس اور تین سکہ فروش تھے۔

قاہرہ۔ ۹ مئی کل قاہرہ سے پچیس میل دور المزغونہ کے مقام پر ایک بس گہری نہر میں گر گئی پچیس آدمی ڈوبے جن میں انتہائی جد و جہد کے بعد سات کو بچا لیا گیا۔

پشاور۔ ۹ مئی محمودی قبائل نے ٹانک میں ایک بہت بڑے جرگے میں پاکستان سے کامل وفاداری کا اعلان کرتے ہوئے کہا وہ پاکستان کو اپنا ملک تصور کرتے ہیں جرگے نے افغانستان کی حکومت کو دشمنوں کے ایجنٹوں سے ...

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی ۔ مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر رتن باغ لاہور سے شائع کیا

سل و دق کی نئی اور مؤثر دواء

(از مکرم حکیم عبد الوہاب صاحب عمرؔ)

ہر سال لاکھوں آدمی سل و دق کی وجہ سے لقمۂ اجل ہو جاتے ہیں۔ اعداد و شمار سے معلوم ہوا ہے کہ پاکستان میں ہر تین مرنے والوں میں سے ایک دق کا مریض ہوتا ہے۔ برطانیہ میں اس مرض کے متعلق کافی عرصہ سے تحقیق ہو رہی تھی۔ چنانچہ ایک دوا دریافت ہوئی۔ جو سل و دق کی بعض اقسام کا مؤثر علاج ہے۔ اس کا نام ہے۔

"سٹرپٹو مائیسین"

سل و دق کی وجہ سے جو ورم دماغ میں پیدا ہو جاتا ہے۔ اس کے لئے یہ دوا بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ اس دوا سے سل و دق کی اموات میں بہت کمی ہو جائے گی۔ سکاٹس سائنٹیفک ایڈوائزری کمیٹی نے بھی اس دوا سٹرپٹو مائیسین (streptomyacine) کے متعلق تحقیقات کی ہے۔ اور اپنی تحقیقات کے نتائج حال ہی میں شائع کئے ہیں۔

۱۹۴۷ء میں ۱۸ مریضوں پر یہ دوا استعمال کرنی شروع کی گئی۔ چار ماہ کے بعد اکتیس مریضوں کی صحت اچھی ہو گئی۔ اور باقی پچاس مریض زندہ رہے ان کی بیماری بڑھنے سے رک گئی۔ دماغی جھلیوں کی دق کے لئے یہ دوا خاص طور پر مؤثر ثابت ہوئی ہے۔

انسپکٹر جنرل سول ہاسپٹلز کی اجازت سے یہ دوا اب لاہور میں بھی دستیاب ہو سکتی ہے۔ مگر فی الحال اس کی قیمت اتنی زیادہ ہے کہ عام لوگ اسے برداشت نہیں کر سکتے۔ دق کے علاوہ اور بھی بہت سی امراض مثلاً meningitis ورم دماغ کے لئے بھی یہ دوا مفید ہے اور خاکسار راقم الحروف نے بھی ایک عزیزہ کو یہ دوا استعمال کرائی اور مفید پائی ہے۔ مکمل کورس کی قیمت دو ہزار روپیہ ہے۔ جو ہمارے ملک کے اقتصادی حالات کے لحاظ سے بہت زیادہ ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ پنسلین کی طرح اس دوا کی پیداوار کے لئے بھی کثرت سے مشینری لگائی جائے۔ تا پیداوار زیادہ ہو جانے کی وجہ سے قیمت کی گرانی دور ہو جائے اور اس مفید دوا سے لوگ عام طور پر فائدہ اٹھا سکیں۔ میں پہلے بتا چکا ہوں۔ کہ یہ دوا ہر قسم کے سل و دق کے لئے مفید نہیں بلکہ اس مرض کی بعض خاص اقسام کیلئے مفید ہے۔ سکاٹس سائنٹیفک ایڈوائزری کمیٹی کی مفصل رپورٹ چند ماہ تک شائع ہو جائے گی۔

قادیان کے تازہ حالات

قادیان میں "الفضل" کا داخلہ بند کر دیا گیا ہے

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے)

قادیان کے خطوط سے معلوم ہوا ہے کہ خدا کے فضل سے ہمارے سب دوست خیریت سے ہیں اور اپنے دینی پروگرام میں مصروف رہتے ہیں۔

آہستہ آہستہ نقل و حرکت کی سہولت پیدا ہو رہی ہے۔ چنانچہ ہمارے بعض دوست بعض ضروری کاموں کے تعلق میں متعدد دفعہ بٹالہ جا چکے ہیں۔ اور ایک دفعہ گورداسپور بھی ہو آئے ہیں۔ اور واپسی پر راستہ میں دھاریوال بھی ٹھہرے تھے ایسے موقعوں پر وہ ہمیشہ احتیاطاً چار چار یا پانچ پانچ کی پارٹی میں جاتے ہیں اور جلد واپس آ جاتے ہیں۔

لیکن نقل و حرکت کی ظاہری سہولت کے باوجود بعض پہلوؤں کے لحاظ سے تکلیف بڑھ گئی ہے اور یہ پہلو نقل و حرکت کی سہولت سے بہت زیادہ اہم ہیں۔ مثلاً قادیان کی تازہ رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۶ اپریل ۱۹۴۹ء سے الفضل کا کوئی پرچہ قادیان نہیں پہنچا۔ شروع شروع میں خیال گذرا تھا کہ شاید یہ ڈاک کی خرابی کی وجہ سے ہو گا۔ مگر اب معلوم ہوا ہے کہ مشرقی پنجاب کی حکومت نے الفضل کا داخلہ بند کر دیا ہے۔ جس کی وجہ سے قادیان کے دوست حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات اور سلسلہ کی دینی تحریکات اور سلسلہ کے مشنوں کی تبلیغی رپورٹوں اور دیگر جماعتی خبروں سے گویا بالکل کٹ گئے ہیں اس لئے خلاف قادیان کے دوستوں اور لاہور دفتر کی طرف سے احتجاج کیا جا رہا ہے

میں نے جلسہ ربوہ کے حالات کسی قدر تفصیل کے ساتھ مرتب کر کے قادیان کے دوستوں کو بھجوائے تھے جو وہاں کے سب درویشوں کو جمع کر کے سنائے گئے اور اطلاع ملی ہے کہ دوستوں نے یہ حالات نہایت شوق اور رقت کے ساتھ سنے۔

جیسا کہ پہلے اعلان کیا جا چکا ہے۔ قادیان میں متعدد غیر مسلم معززین حالات کے دیکھنے کے لئے جاتے رہتے ہیں اور ہمارے دوستوں کے ساتھ مل کر ان کے حالات دریافت کرتے ہیں اس ضمن میں ہمارے دوستوں کو اسلام کی تبلیغ کا بھی عمدہ موقعہ مل جاتا ہے گذشتہ ہفتہ میں ایسے غیر مسلم زائرین کی تعداد ۲۸۰ تھی۔ جن میں سے اکثر بہت اچھا اثر لے کر گئے ہیں۔

خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۶ مئی

کیپٹن نواب الدین صاحب اور مہر قطب الدین صاحب کہاں ہیں؟

مجھے ایک ضروری کام کے تعلق میں کیپٹن نواب الدین صاحب اور مہر قطب الدین صاحب (مولوی ابراہیم صاحب قادیانی کے چچا ہیں) کا موجودہ پتہ درکار ہے۔ اگر یہ دوست اس اعلان کو پڑھیں تو اپنے پتہ سے مجھے بواپسی اطلاع دیں یا اگر کسی اور دوست کو علم ہو تو وہ ان کا پتہ بھجوا کر ممنون کریں۔

مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۹ مئی

سمندر پار سے نہایت ضروری درخواست ہائے دعا

الحاج ادامی صاحب جو حال ہی میں احمدی ہوئے ہیں اور جو اپنے علاقہ میں چیف ہیں ایک مقدمہ میں گرفتار ہیں۔ احباب ان کی فتح مندی اور کامیابی کے لئے درد دل سے دعا فرماتے رہیں۔ انہوں نے تعمیر مشن ہاؤس سیرالیون کے لئے ۱۰۰۰ روپے چندہ کا وعدہ کیا ہے

۲۔ ہمارے محترم دوست مولوی غلام رسول صاحب جن کا لنگ کی وجہ سے لنڈن میں خطرناک اپریشن ہوا تھا۔ لکھتے ہیں کہ ان سے خون اور بلغم کے تازہ معاینہ سے معلوم ہوا کہ ان کی بلغم میں کوئی میعں اور خون ٹھیک رہا ہے۔ احباب دعا جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو مستقل صحت عطا کرے۔

۳۔ مولوی غلام احمد صاحب بشیر مبلغ ہالینڈ اور مولوی نور محمد صاحب نسیم سیفی مبلغ انچارج نائیجیریا کی صحت و عافیت کے واسطے دوست دعا فرمائیں۔

۴۔ لیگوس۔ نائیجیریا مغربی افریقہ میں مخالفین نے جماعت کے خلاف ایک مقدمہ دائر کیا تھا جس کا نتیجہ ان کے خلاف نکلا۔ اور خدا تعالیٰ نے اپنے بندے کا بول بالا کیا۔ اب مخالفین نے اس فیصلہ کے خلاف اپیل کی ہے جس کی سماعت عنقریب ہونے والی ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو پہلے سے زیادہ شاندار کامیابی عطا کرے اور اپیل کا فیصلہ ہمارے حق میں ہو۔ (وکیل التبشیر)

تلاش گمشدہ — ایک نوجوان اسمٰعیل نامی جو حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کی کوٹھی کے پاس قادیان میں حجامت بنانے کی دوکان کرتا تھا کچھ عرصہ سے لاپتہ ہے چند ماہ ہوئے کراچی سے اس کا خط آیا تھا۔ مگر بعد از جو کوشش کے کوئی پتہ نہیں لگ سکا۔ اگر کسی دوست کو اس کے متعلق کچھ علم ہو تو براہ مہربانی ضرور اطلاع دیں میں بے حد ممنون ہوں گا

ڈاکٹر غلام نبی سابق ایڈیٹر الفضل کھاریاں ضلع گجرات

اعلان

ملک محمد نواز صاحب واقف زندگی ولد ملک بہادر خان صاحب نے وقف سے فراغت حاصل کرنے کے لئے والدین کی خدمت کا سہارا لیا تھا۔ چنانچہ انہوں نے پندرہ یوم کی رخصت کے بعد پانچ سال کے لئے وقف سے فراغت کی درخواست کی تھی۔ اس پر حضور نے وکیل الدیوان صاحب کو زبانی ارشاد فرمایا تھا کہ "انہوں نے بد دیانتی سے کام لیکر اپنے عہد وقف کو توڑا ہے۔ لہٰذا فی الحال ان کا وقف منسوخ کیا جاتا ہے۔ مزید کارروائی بعد میں کی جائے"۔

مگر اب ان کے والد کی طرف سے شکایت کرنے پر معلوم ہوا ہے۔ کہ انہوں نے باوجود وقف سے فراغت حاصل کرنے کے والدین کی کوئی خدمت نہیں کی۔ اور دھوکہ سے وقف سے فراغت حاصل کی ہے۔ اس لئے انہیں پانچ سال کے لئے مقاطعہ کی سزا دی جاتی ہے۔ یہ مقاطعہ اس طرح ہو گا۔ کہ ایک سال تک کے لئے کوئی احمدی ان سے سلام کلام نہ کرے۔ ایک سال کے بعد چار سال تک ان کے سپرد سلسلہ کا کوئی کام نہ کیا جائے اور نہ چندہ لیا جائے۔ بولنا جائز ہو گا۔ امامت یا رشتہ ناطہ بھی ناجائز ہو گا۔ (نظارت امور عامہ)

ربوہ میں نصرت گرلز ہائی سکول

۲۵۔ اپریل ۱۹۴۹ء سے کلاسز جاری ہیں

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ربوہ میں نصرت گرلز ہائی سکول کی دسویں کلاس تک کی پڑھائی مورخہ ۲۵۔ اپریل ۱۹۴۹ء سے جاری ہے۔ طالبات کی ایک خاصی تعداد چنیوٹ سے بھی آتی ہے اور اب خدا تعالیٰ کے فضل سے طالبات کی تعداد ۸۰ کے قریب پہنچ گئی ہے۔ جس میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے۔ احباب اپنی لڑکیوں کو اس قومی ادارے میں داخل فرمائیں۔ تاکہ طالبات سکول کی بہترین تعلیم کے علاوہ دینی تعلیم سے بھی بہرہ اندوز ہو سکیں۔

(نائب ناظر تعلیم و تربیت)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کیا کریں۔ — ایڈیٹر

روزنامہ الفضل
مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۴۹ء

تحقیق حق

خاکپائے علمائے اسلام جناب سید صفدر مخدوم صاحب مدیر روزنامہ آزاد نے اشاعت ۸ مئی ۱۹۴۹ء میں ایک گالیوں سے لدا ہوا مقالہ شائع فرمایا ہے۔ جس کا عنوان ہے "ھاتوا برھانکم ان کنتم صدقین" چونکہ سید صاحب موصوف کو شاید ہر بار مضمون لکھتے وقت نئی نئی گالیاں ایجاد کرنے میں تکلیف ہوتی ہو۔ ہم آپ کے روبرو ایک تجویز پیش کرتے ہیں۔ کہ وہ دو روز کم از کم ادارت اخبار سے فرصت حاصل کرکے اپنی اس عدیم النظیر صنعت کاری کے اچھے اچھے نمونے ایجاد کریں۔ اور ایک کاپی ہمیں بذریعہ ڈاک ارسال فرماویں ہم ان کو الفضل میں شائع کر دیں گے۔ اور ایک کاپی وہ آزاد میں شائع فرمادیں۔ اس کا ایک تو فائدہ یہ ہوگا۔ کہ آپ کا ذوق فنکاری متسلی ہو جائے گا۔ اور دوسرا فائدہ یہ ہوگا۔ کہ کسی موضوع پر قلم اٹھاتے وقت آئندہ آپکی توجہ نہ بٹیگی۔ اور آپ اس کو زیر بحث معاملہ پر مرکوز کر سکیں گے۔ لیکن یہ جنگ اگر صرف مضمون لکھتے وقت ہی اٹھتا ہے۔ تو بہتر ہوگا۔ کہ آپ گالیوں کو الگ بھی لکھتے جایا کریں۔ اور بعد میں مضمون میں سے حذف کر دیا کریں۔ کیونکہ مضمون میں ان کے سموئے ہونے کی وجہ سے پڑھنے والا آپ کے استدلال کو نہیں سمجھ سکتا۔ اور اسکو آپ کا مافی الضمیر تلاش کرنے میں سخت ذہنی کوفت برداشت کرنا پڑتی ہے واجباً عرض ہے۔ ع

گر قبول افتد زہے عز و شرف

آمدم بر سر مطلب۔ چند روز ہوئے۔ جناب سید صاحب نے جو محض اپنی انکسار پسند طبیعت کی وجہ سے اپنے آپ کو خاکپائے علمائے اسلام تحریر فرماتے ہیں۔ انہوں نے اپنے ایک مقالہ افتتاحیہ میں فرمایا تھا۔ کہ اقبال نے اپنے مقالہ "احمدی ازم" میں مسیح علیہ السلام کی آمد ثانی کے دو تصور بیان کئے ہیں۔ ایک تصور تو اسلامی ہے۔ اور دوسرا قادیانی۔ ہم نے جناب سید صاحب کو چیلنج کیا تھا۔ کہ وہ اقبال کے مقالہ میں سے اپنا دعویٰ ثابت کریں۔

سوال یہ نہ تھا۔ کہ اقبال یا دوسرے اسلامی مفکرین نے عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی یا ظہور مہدی کے عقیدہ سے کبھی انکار کیا ہے یا نہیں۔ سوال تو صرف اس قدر تھا۔ کہ آیا اقبال نے اپنے مقالہ زیر بحث میں ان دو مختلف عقیدوں کا ذکر کیا ہے؟ افسوس ہے کہ سید صاحب نے ہمارے مطالبہ کے متعلق تو کچھ نہیں فرمایا۔ البتہ اسکو گول مول کرنے کی کوشش فرمائی ہے۔ اور اب یہ نیا دعویٰ کر دیا ہے۔ کہ

(۱) اقبال یا دوسرے اسلامی مفکرین نے عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی یا ظہور مہدی کے عقیدہ سے کبھی انکار نہیں کیا۔

(۲) ظہور امام مہدی اور آمد ثانی مسیح کے متعلق دو قسم کے تصورات پائے جاتے ہیں۔ ایک اسلامی اور دوسرا غیر اسلامی۔

(۳) قادیانیوں کا پیش کردہ تصور آمد ثانی مسیح علیہ السلام اور عقیدۂ ظہور مہدی غیر اسلامی ہے۔ اور اپنی اصل نوعیت کے اعتبار سے موبدانہ تمدن اور غیر اسلامی تصوف کی یادگار ہے۔

دیکھئے سید صاحب یہ دین کا معاملہ ہے۔ نہ اسلام ہماری ذاتی ملکیت ہے۔ اور نہ آپ کی۔ آیئے ہم آپ کو دعوت دیتے ہیں۔ کہ دو مخلص طالب علموں کی طرح جن کی غرض صرف "تلاش حق" ہو۔ ان عقائدی مسائل پر غور کریں۔ ہماری خواہش ایک دوسرے کو زک پہنچانا نہیں۔ بلکہ حق معلوم کرنا ہونی چاہیئے۔ جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے۔ یہ دین کا معاملہ ہے۔ ہم نے اللہ تعالے کے حضور جوابدہ ہونا ہے۔ دنیا کی واہ واہ اس حقیقت کے مقابلہ میں کچھ بھی وقعت نہیں رکھتی۔ آیئے اس معاملہ پر ٹھنڈے دل سے غور کریں۔ محض اسلوب بیان کے ایچ پیچ سے ایک دوسرے کو گرانے کی کوشش نہ کریں۔ بلکہ جو کچھ بھی کہیں صرف حق جان کر کہیں۔ اور حق جان کر پیش کریں۔ ہر ایک کو اپنے عقیدہ پر جمار ہنے کا اختیار ہے۔ جبتک اللہ تعالے اس میں تبدیلی نہ کر دے۔ عقیدہ بالجبر کسی پر نہیں ٹھونسا جا سکتا۔ امید ہے۔ کہ آپ ہمارے ساتھ اس امر میں متفق ہوں گے۔

جناب سید صاحب اگر واقعی آپ اس امر میں ہمارے ساتھ متفق ہیں۔ تو آیئے مسئلہ زیر بحث کے متعلق سوچیں غور کریں۔ اور حق دریافت کرنے کی کوشش کریں۔

اس ضمن میں سب سے پہلے ہم یہ عرض کرتے ہیں۔ کہ کیا آپ اب بھی اس دعوے پر قائم ہیں۔ کہ اقبال نے اپنے مقالہ زیر بحث میں آمد ثانی مسیح اور ظہور امام مہدی کے متعلق اسلامی اور غیر اسلامی دونوں تصورات کی تشریح و توضیح کی ہے۔ اگر آپ کا اب بھی یہ دعویٰ ہے۔ تو براہ کرم ہمیں بتایئے۔ کہ کہاں ہے؟

اگر نہیں ہے۔ تو ہم آپ کو یہی رائے دیں گے۔ کہ آپ اپنی غلطی تسلیم کرلیں۔ اس میں قطعاً کوئی حرج نہیں۔ ہم نے خود کئی بار ایسی باتیں کہی ہیں۔ جو بعد میں غلط ثابت ہوئیں۔ انسان پیکر نسیان ہے۔ بڑے بڑے جید علما سے بھی غلطیاں ہو جاتی ہیں۔ ہم اور آپ تو نہایت معمولی طالب علم ہیں۔ اگر ہمارے منہ سے کبھی کوئی غلط بات نکل جائے۔ تو کوئی بڑی بات نہیں۔ البتہ معلوم ہونے پر ہمیں چاہیئے۔ کہ اپنی غلطی تسلیم کریں۔ یہ بڑی بات ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ تلاش حق کے راستہ پر یہ روشنی کا مینار ہے۔ تمام متلاشیان حق اس روشنی کے مینار کی رہنمائی سے ہی منزل مقصود پر پہنچتے رہے ہیں۔ اگر حق کوئی قابل تلاش چیز ہے۔ ہمیں بھی اس مینار کی روشنی میں اپنا راستہ معلوم کرنا ہوگا۔ کیا آپ متفق ہیں۔

سچی بات تو یہ ہے۔ کہ جب تک ہم اس امر کے متعلق مطمئن نہ ہو جائیں۔ آگے بڑھنے کو ہمارا دل نہیں چاہتا۔ مگر ہمیں آپ کی سلیم الطبعی سے امید ہے کہ آپ اپنی اس غلطی کا اعتراف کرلیں گے۔ کیونکہ ہم نے کئی بار مقالہ زیر بحث کو پڑھا ہے۔ ہمیں اقبال کی یہ تشریح و توضیح کہیں نظر نہیں آئی۔ لیکن ممکن ہے ہماری نظر سے اوجھل رہ گئی ہو۔ اگر آپ ہمیں ہماری غلطی دکھادیں گے۔ تو ہمیں ماننے میں ذرا بھی ہچکچاہٹ نہیں ہوگی۔

اس امر میں خواہ آپ کی غلطی ثابت ہو۔ یا ہماری دونوں صورتوں میں ہم ان سوالوں پر غور کرنے کے لئے تیار ہیں۔ جو آپ نے اپنے نئے مقالے میں اٹھائے ہیں۔ اور جن کو ہم نے اوپر نمبر وار درج کر دیا ہے۔ ان سوالوں پر غور کرنے کے دو طریق ہیں۔ اول ہم اپنے آپ کو اقبال کے مقالہ کے حدود کے اندر رکھیں۔ دوم غور و خوض کھلا ہو۔ اگر مقالہ کے حدود میں محدود ہو کر سوچا جائے۔ تو ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ مقالہ کا لکھنے والا نہ تو عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی کا قائل ہے۔ اور نہ ظہور امام مہدی کا۔ اس کے خیال میں کسی آنے والے کا عقیدہ اپنی اصل میں مجوسی عقیدہ ہے۔ اس عقیدہ کی خصوصیت یہ ہے۔ کہ لوگوں پر مستقل انتظار کی کیفیت طاری رہتی ہے۔ اور عیار لوگوں کو نئی نئی جماعتیں لاکھڑی کرنے کا موقع ملتا ہے۔ ہمارے خیال میں جو شخص اس طرح سوچتا ہے۔ اسکو اسلام کی قطعاً کوئی واقفیت نہیں۔ وہ صرف زمانہ حاضر کا آزاد منش آدمی ہے۔ وہ اسلام کے اصولوں پر فلسفہ جدید کو ترجیح دیتا ہے۔ اس کا تخیل زمینی ہے آسمانی نہیں۔ دوسرے لفظوں میں وہ نیچری ہے۔ جس طرح سر سید احمد صاحب نیچری کہلاتے تھے وہ الہام کو خدا کی طرف سے نہیں مانتا۔ بلکہ نبی کی اپنی ہی فطرت کی گہرائیوں سے نکلی ہوئی چیز سمجھتا ہے۔ الغرض اس کا نظریۂ اسلام قرآن کریم کے نظریہ اسلام سے متضاد ہے۔ اس لئے ایسے شخص کے اعتراضات جیسا کہ ہم ایک گذشتہ مقالہ میں ثابت کر چکے ہیں۔ قرآن کریم پر بھی ہیں۔ نہ تنہا احمدیت پر۔ اس لئے وہ ان لوگوں کے درمیان قاضی بننے کے قابل نہیں ہے۔ جو قرآن کریم کو اللہ تعالیٰ کا کلام سمجھتے ہیں۔ اور نبی کی اپنی فطرت کی گہرائیوں سے نکلی ہوئی چیز نہیں سمجھتے۔ ہم اپنی طرف سے آپ کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ قرآن مجید کا ایک ایک نقطہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی ہوا ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اپنے دل کی بات نہیں۔

ہمیں امید ہے کہ آپ بھی ان امور میں ہمارے ساتھ متفق ہوں گے۔

اب اگر اس مسئلہ پر اقبال کے مقالہ کے حدود سے نکل کر غور کیا جائے۔ تو مندرجہ ذیل سوالات پیدا ہوتے ہیں۔

(۱) کیا اقبال مسیح کی آمد ثانی اور ظہور امام مہدی کا قائل تھا۔ اس نے کہاں اس عقیدہ کا اقرار کیا ہے۔

(۲) کیا مسیح کی آمد ثانی اور ظہور امام مہدی کے متعلق اقبال نے اسلامی اور غیر اسلامی دو مختلف تصورات کی کہیں توضیح کی ہے۔ کہاں کی ہے اور کیا توضیح کی ہے۔

(۳) کیا دوسرے علمائے اسلام نے دونوں تصورات کی توضیح کی ہے۔ مثالیں دی جائیں اور بتایا جائے کہ دونوں تصورات کی کیا کیا توضیح کی ہے؟

ان سوالوں کا جواب آپ کے ذمہ ہے۔ اگر آپ یہ باتیں ثابت کر دیں گے۔ تو پھر ہمارے ذمہ ہوگا۔ کہ ہم ثابت کریں۔ کہ مسیح موعود علیہ السلام اور احمدیوں کا آمد ثانی مسیح اور امام مہدی کا تصور اسلامی ہے غیر اسلامی نہیں۔

سید صاحب۔ اس طرح سوچنے سے ہم دونوں حق کے طالب علم جلد کسی نتیجہ پر پہنچ جائیں گے۔ ہمیں امید ہے۔ کہ آپ کو اس سے اختلاف نہیں ہوگا۔ اور آپ اس آسان راہ کو فیصلہ کے لئے اختیار کریں گے۔ محض موبدانہ تصور کی ارتقائی تاریخ کو بیان کرنے سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوگا۔ پہلے ان بنیادی باتوں کا تعین ہونا چاہیئے۔ اگر آپ اس طرح ہمارے ساتھ غور کرنے کے لئے تیار ہیں۔ تو ہم کو بھی آپ انشاء اللہ کوتاہی کرنے والا نہیں پائیں گے۔

اس ضمن میں چار باتیں اور بھی قابل غور ہیں جو اس فکر و غور میں ہماری رہنمائی کر سکتی ہیں۔ اول تو یہ کہ خواہ ہم یہ معلوم بھی کرلیں۔ کہ آمد ثانی مسیح علیہ السلام اور ظہور مہدی علیہ السلام کے دو تصور ہیں۔ ایک اسلامی اور ایک غیر اسلامی تو دونوں صورتوں میں اقبال کا یہ اعتراض کہ مستقل انتظار کی کیفیت رہتی ہے۔ اور عیار لوگ نئی نئی جماعتیں لاکھڑی کرتے ہیں قائم رہے گا۔ اسلامی تصور کی صورت میں بھی جو شخص دعویٰ کریگا کہ میں عیسیٰ ہی ہوں۔ جو ہزاروں سال سے آسمان پر تھا۔ اور اب دوبارہ زمین پر نازل ہوا ہوں۔ یا جو شخص بھی امام مہدی ہونے کا دعویٰ کریگا۔ ہم اسکو یہ کہہ کر ٹال سکتے ہیں۔ کہ بھئی علامہ اقبال کے اصول کے مطابق تم عیار ہو اور نئی جماعت کھڑی کرنا چاہتے ہو۔ تم ہزار تجدید واحیائے اسلام کے دعوے کرو ہم تم کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

سوال یہ ہے کہ اس کا آپ کیا تدارک فرمائیں گے؟ یا تو ہم کو ماننا پڑیگا۔ کہ اقبال کا اصول ہی غلط اور یا پھر ہر مدعی کا انکار لازم آئے گا۔

دوسری بات جو قابل غور ہے۔ اور جسکی طرف میں آپ کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے۔ کہ ہم مسیح موعود علیہ السلام کو قرآن کریم اور احادیث نبوی کے مطابق آنے والا سمجھتے ہیں۔ اور ہم نے غور و خوض کرکے پرکھ لیا ہے۔ کہ آپ کے دعاوی عین ان پیشگوئیوں اور احادیث صحیحہ کے مطابق ہیں۔ جو قرآن کریم اور احادیث نبوی میں ہیں۔ یہ بات ہم انشاء اللہ ثابت کر سکتے ہیں۔ کہ آپ کی تعلیم قرآن کریم اور احادیث نبوی کے عین مطابق ہے۔ ہم قطعاً نہیں مانتے۔ کہ آپ میں کسی گذشتہ نبی کی روح تھی۔ آپ کا دعویٰ ہے۔ اور ہم بھی یہی مانتے ہیں مگر اللہ تعالے نے آپکو صرف قرآن پاک کی تعلیم کی تجدید اور احیاء کے لئے مبعوث فرمایا ہے۔

تیسری چیز جو غور و خوض کے وقت پیش نظر رکھنی چاہیئے۔ وہ قرآن کریم کی سورۃ یوسف، اس سورہ کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ

(الف) حضرت یوسف علیہ السلام نے فرعون مصر کی ملازمت اختیار کی تھی۔

(ب) آپ فرعون مصر کے ملکی قانون کی پابندی فرماتے تھے۔

(ج) آپ نے فرعون مصر کے خلاف علم بغاوت بلند نہیں کیا تھا۔ اور جو کام آپ کے سپرد کیا گیا تھا۔ وہ نہایت دیانتداری اور وفاداری کے ساتھ کیا تھا

غور طلب امر یہ ہے کہ کیا حضرت یوسف علیہ السلام کا رویہ اسلامی تھا یا یہودیانہ یا مودودیانہ؟

چوتھی چیز جو قابل غور ہے۔ وہ یہ ہے کہ کیا قرآن کریم سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام نے اپنی بعثت اول میں تلوار چلائی تھی۔ اور رومی اور یہودی مخالفین کا مقابلہ جنگ سے کیا تھا؟

ہمیں امید ہے کہ آپ اگر ان باتوں پر غور فرمائیں گے۔ تو بہت جلد صحیح نتیجہ پر پہونچ جائیں گے۔ اور آپ کو مجوسیوں کی تاریخ کی ورق گردانی کی ضرورت نہ پڑے گی۔ اس معاملہ میں اہم بات یہ ہے کہ آپ پہلے مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی کا غور سے مطالعہ فرمائیں اور پھر ان کو قرآن کریم اور احادیث نبوی کے معیار پر جانچنے کی کوشش کریں۔ یہ طریق اس سے بہتر ہے۔ کہ آپ پہلے تو بڑی بڑی موبدانہ تاریخیں پڑھیں۔ اور پھر ان باتوں کو احمدیت پر ٹھونسنے کی کوشش کریں۔ اور اس بات کی پرواہ ہی نہ کریں۔ کہ کہیں یہی اعتراض اللہ تعالےٰ کے سلسلہ کلام اور احادیث نبوی پر تو نہیں پڑتا۔ مسیح موعود علیہ السلام کا دعوےٰ ہے کہ تم مجھ پر کوئی اعتراض نہیں کر سکتے۔ جس کی زد پہلے فرستادگان خدا پر نہ پڑتی ہو۔ آپ بھی اس صداقت کو آزمانا چاہیں۔ تو آزما کر دیکھ سکتے ہیں

باقی رہیں گالیاں تو جس طرح آپ کا دل چاہے کریں۔ خواہ ہماری اوپر بیان کردہ رائے پر عمل کریں۔ یا ان کو بالکل خارج از بحث کر دیں یہ آپ کی مرضی پر منحصر ہے۔

غلط نامہ

مدیر آزاد نے اپنے مقالہ "ھاتو برھانکم ان کنتم صادقین" میں جو ۸ مئی ۱۹۴۹ء کی اشاعت میں شائع ہوا ہے غلطی سے ہماری طرف مندرجہ ذیل باتیں منسوب کر دی ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ مدیر صاحب ان کی تصحیح فرمائیں

آپ فرماتے ہیں کہ مدیر الفضل نے

(۱) دیوبند سے ممتاز مسلمان مفکرین مولانا قاسم نانوتوی

بانی مدرسہ دیوبند۔ مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی اور مولانا مرحوم احمد رضا خان صاحب دہلوی پر بھی افترا باندھا ہے۔ کہ گویا وہ بھی مسئلہ اجرائے نبوت کے قائل تھے۔

ہمارا نوٹ:۔ ہم نے یہ کہیں نہیں کہا۔ ہم نے صرف یہ عرض کی تھا کہ مولانا احمد رضا خانصاحب بریلوی (الفضل میں غلطی سے دہلوی شائع ہو گیا تھا) سرگروہ علمائے بریلی نے مولانا قاسم نانوتوی اور مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی پر اس بناء پر بھی فتوے کفر وارتداد لگایا ہے۔ کہ دونو حضرات ختم نبوت کے قائل ہیں۔

(۲) مدیر آزاد کو یہ چیلنج بھی کیا گیا ہے۔ کہ وہ ثابت کریں۔ کہ یہ حضرات عقیدہ ظہور مہدی کے قائل تھے۔

ہمارا نوٹ:۔ (الف) ہم نے مدیر آزاد کو کبھی یہ چیلنج نہیں دیا۔ ہم نے تو یہ چیلنج دیا ہے۔ کہ مدیر آزاد ثابت کریں۔ کہ مقالہ "احمدی ازم" لکھنے والا خواہ وہ اقبال ہو یا کوئی اور صاحب ظہور امام مہدی کا قائل تھا۔

(ب) بلکہ ہم نے یہ لکھا تھا کہ ہمارے علم میں سوائے سر سید احمد مرحوم اور آپ کے زیر اثر علماء کے تمام علمائے اسلام مسیح کی آمد ثانی اور ظہور مہدی کے قائل ہیں۔ جن میں اوپر کے تینوں علماء بھی شامل ہیں۔

(۳) قادیانی صحیفہ آسمانی (الفضل ناقل) کے مدیر نے اپنے تصور آمد ثانی مسیح کے حق میں کھلانے والی اناجیل اربعہ کے حوالے بھی دیئے ہیں۔

ہمارا نوٹ:۔ ہم نے اپنے تصور آمد ثانی مسیح علیہ السلام کے حق میں اناجیل اربعہ سے کوئی حوالہ نہیں دیا۔ ہم اناجیل اربعہ کو سراسر محرف مانتے ہیں ہم نے جو حوالہ دیا تھا۔ وہ ختم نبوت کے تصور کا دیا تھا۔ اور عرض کیا تھا۔ کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کا یہ مذہب نہیں تھا بلکہ یہ اناجیل محرف و مبدل کرنے والوں کا عقیدہ ہے کہ نبوت یوحنا نبی پر ختم ہو گئی۔ ہم نے عرض کیا تھا کہ "ختم نبوت" کا تصور موجودہ مسلمانوں کا انوکھا تصور نہیں ہے۔ جیسا کہ اقبال کا مقالہ نگار سمجھتا ہے۔ بلکہ محرف اناجیل میں بھی یہ خیال پہلے ہی پایا جاتا ہے۔ ہم نے قرآن کریم سے بھی دو حوالے دیئے تھے۔ کہ قرآن کریم کے نزول سے پہلے بھی "ختم نبوت" کا عقیدہ لوگ رکھتے تھے۔ اور یہ آجکل کے مسلمانوں کا انوکھا تصور نہیں

آخر میں

ہم خاکپائے علمائے اسلام جناب سید محمد محمود صاحب ایم۔ اے کی خدمت میں عرض پرداز ہیں۔ کہ یا تو ہمارے حوالے دیگر اوپر کی باتیں ثابت کریں۔ کہ ہم نے کہی ہیں۔ اور یا معذرت کے ساتھ یہ غلط نامہ اپنے موقر جریدہ میں نقل فرما کر اپنے جذبہ تحقیق حق کا ثبوت دیں۔ ہمیں ممنون فرمائیں۔ اور ناظرین آزاد کو غلط فہمی میں پڑنے سے بچائیں

نمرودی مچھر کی اولاد کا حملہ

معاصر تسنیم کے بے تکلف نگار لکھتے ہیں

"خفیہ پولیس والوں کو تو سرکاری طور پر حکم ہے۔ کہ وہ جلسوں کی کارروائی نوٹ کر کے اپنے خداوندان اقتدار کی خدمت میں پیش کریں۔ مگر سمجھ نہیں۔ کہ مچھروں کی اس فوج کو کس نے دعوت دی ہے۔ جو شب و روز پنڈال، خیمہ گاہ دوکانوں اور دفتروں میں ہمہ وقت الکتارا بجاتے۔ اور ٹخنوں ہاتھوں اور چہروں کو بوسہ دیتے رہتے ہیں۔ غالباً یہ مچھر اسی مچھر کی اولاد ہیں۔ جس نے نمرود کی ناک میں گھس کر اس کی خدائی کا خاتمہ کیا تھا۔ اور اب یہ یہاں آئے ہیں۔ تاکہ موجودہ عہد کے نمرودوں کی خداوندی کو ختم کرنے کے لئے جماعت اسلامی کے سامنے اپنی خدمات پیش کریں۔

ہمارے رفقاء ان مچھروں کے اس اعلان تعاون اور پیشکش اشتراک پر سخت پریشان ہیں۔ اور انہوں نے مدیر بے تکلف سے اکثر دریافت کیا ہے۔ کہ آخر یہ مچھر اس قدر تعداد میں یہاں کیوں ہیں۔ ان کی خدمت میں اصل حقیقت پیش کی جا رہی ہے۔ امید ہے کہ وہ اب اس فوج ظفر موج سے چیں بجبیں نہیں ہوں گے بلکہ وہ یہ دیکھیں گے۔ کہ وہ کس مقصد نیک سے یہاں موجود ہیں۔ ان کا ذکر خفی و جہری۔ ان کی شب زندہ داریاں ان کی مستعدی اور چستی سب ہمارے لئے درست عبرت و نصیحت ہیں۔ اور ہمیں اس زم و نازک مگر جری و دلیر مخلوق سے بہت کچھ سیکھنا ہے ان اللہ لا یستحی ان یضرب مثلاً ما بعوضۃ فما فوقھا۔

ہم بھی حیران ہیں کہ یہ نمرودی مچھر کی اولاد کو کیا سوجھی ہے کہ "جماعت اسلامی" کے اجتماع پر اسطرح حملہ آور ہو گئی ہے۔ ناظرین الفضل کو جو جلسہ ربوہ میں حاضر تھے معلوم ہے کہ ربوہ میں ایک بھی مچھر موجود نہیں تھا۔ ہمیں اس پر سخت تعجب تھا۔ یہ عقدہ اب کھلا ہے کہ تمام مچھر ایک جگہ جمع ہو کر اسلامی جماعت کے اجتماع پر حملہ کرنے کی تیاریاں کرنے میں مصروف تھے اس حملہ کی وجہ شاید یہ ہے۔ کہ اسلامی جماعت والوں نے ان الحکم الا للہ کے معنے کو محدود کر دیا ہے۔ اور انبیاء علیہم السلام کی بعثت کا منتہائے مقصود تلوار کے ذریعہ حکومت الٰہیہ قائم کرنا بنا دیا ہے۔ جو صرف دنیاوی حکومتوں کی شان ہے۔ اور تعلق باللہ کا دعوےٰ کرنے والوں پر تمسخر اڑاتے ہیں۔ اور الہامات پیشگوئیوں۔ کرامات اور رویائے صادقہ پر پھبتیاں کستے ہیں۔ اور اپنی عقل پر نازاں ہو گئے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں صاف فرمایا ہے

ان اللہ لا یستحی ان یضرب مثلاً ما بعوضۃ فما فوقھا فاما الذین اٰمنوا فیعلمون انہ الحق من ربھم واما الذین کفروا فیقولون ماذا اراد اللہ بھٰذا مثلاً یضل بہ کثیرا ویھدی بہ کثیرا وما یضل بہ الا الفاسقین۔ (بالرکوع ۳)

ترجمہ بے شک اللہ نہیں رکتا کہ بیان کرے کوئی مثال مچھر کی۔ یا جو بڑھ کر ہو اس سے پس لیکن جو ایمان لائے۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ وہ حق ہے ان کے رب سے اور لیکن جو کافر ہوئے وہ کہتے ہیں کیا ارادہ کیا اللہ نے اس مثال سے گمراہ ٹھہراتا ہے اسکے ساتھ بہتوں کو اور ہدایت دیتا ہے۔ اس کے ساتھ بہتوں کو۔ اور نہیں گمراہ ٹھہراتا اس کے ساتھ مگر فاسقوں کو

اگرچہ جماعت اسلامی نے جماعت احمدیہ کی پوری پوری نقل اتارنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن نمرودی مچھر کی اولاد معلوم ہوتا ہے قیامت کی نظر رکھتی ہے

موصی صاحبان کے لئے ہدایات

(۱) بعض موصی صاحبان جن کی وصایا یا منسوخ شدہ ہیں یا انہوں نے تین تین چار چار سال سے حصہ آمد ادا ہی نہیں کیا۔ وہ دوبارہ وصیت فارم پر کر کے بھجوا دیتے ہیں۔ اس طرح نہ تو ان کی وصایا بحال ہو سکتی ہیں۔ اور نہ ان کا بقایا معاف ہو سکتا ہے۔ ایسے مہربانی کر کے دوست بقایا ادا کریں۔ اور دوبارہ وصیت فارم پر کر کے روانہ نہ کیا کریں۔

(۲) وصیت کے لئے یہ شرط ہے کہ یا تو ایسی جائداد ہو۔ جس پر موصی کا گزارہ ہو۔ یا ایسی آمد ہو۔ جس پر موصی کا گزارہ ہو۔ اس لئے وصیت کرتے وقت اپنی ساری جائداد اور اپنی ساری آمد پر وصیت کرنی چاہیئے۔ بعض دوست اپنی جائداد پر تو وصیت کر دیتے ہیں۔ مگر آمد پر وصیت نہیں کرتے۔ وصیت ساری ہونی چاہیئے (۱) موجودہ سب جائداد پر (۲) آمد پر خواہ ماہوار ہو یا سالانہ اور ترکہ۔

(۳) یہ بات بھی دیکھنے میں آئی ہے کہ بعض احباب وصیت کرتے ہوئے ترکہ پر وصیت کرنا بھول جاتے ہیں۔ اس امر کو خاص طور پر نوٹ کیا جائے۔ اور وصیت کرتے ہوئے یہ فقرہ مضمون میں ضرور درج ہونا چاہیئے۔ کہ میرے ترکہ پر بھی میری وصیت حاوی ہوگی۔ (۴) وصیت فارم پر گواہوں کا موجود

[illegible]

شانِ خاتم النبیین (صلی اللہ علیہ وسلم)

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ

(۳)

(تقریر مکرم مولانا ابوالبشارت عبدالغفور صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ برموقع جلسہ سالانہ لاہور دسمبر ۱۹۴۸ء)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا وہ قلب صافی جو ابتداء میں ہی تمام دیگر عوارضات سے دھو کر صاف کر کے اس میں صرف نور و ایمان کی ہی چنگاری رکھی گئی تھی۔ وہ اس قدر شعلہ زن ہو کر اوپر سے اوپر اٹھتی چلی گئی۔ کہ اس نے تمام انبیاء علیہم السلام کے نورانی مقام کو اپنے احاطہ میں لے لینے پر بھی بس نہ کی۔ اور اس کے آگے قدم رکھ دیا۔ حتیٰ کہ آپ کو اس مخلوق کے دائرے میں داخل کر دیا۔ جس میں کسی قسم کی کثافت کا کوئی دخل نہیں ہوتا۔ بلکہ سراسر نور ہی نور ہے۔ یعنی ملائکۃ اللہ۔

ظاہر ہے۔ کہ نورانی مخلوق کے بھی مدارج ہیں۔ جس کے لئے آخری مقام یا بالفاظ دیگر ملکی عرفان کے آخری نقطہ پر حضرت جبرئیلؑ ہیں۔ جو براہ راست خدا کا کلام سنتے اور براہ راست اللہ سے ہمکلام ہوتے ہیں۔ یہ نورانی وجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ابتدائی مقام سے ہی آپ کے ساتھ ساتھ چلتا نظر آتا ہے۔ حتیٰ کہ پہلے آسمان سے لے کر ساتویں آسمان تک آپ کے رفیق نظر آتے ہیں۔ اس کے بعد جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا عرفانی کمال ملکی دور میں داخل ہو کر بلند پروازی کے جوہر دکھانے لگا۔ تو اس وقت بھی حضرت جبرائیل آپ کے ساتھ ساتھ نظر آتے ہیں۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا قلب صافی جو کہ بے انتہا ترقی اور عروج کے جذبات سے لبریز ہو چکا تھا۔ جب ملکی حدود سے بھی آگے پرواز کرنے کے لئے اپنے بال و پر سنبھالنے شروع کئے۔ تو اپنے ابتدائی رفیق حضرت جبرئیل کو سہمتے اور اپنے قدم روکتے دیکھا۔ تو آگے بڑھنے کا ارشاد فرمایا۔ مگر انہوں نے دست بستہ ہو کر عرض کی۔ کہ اس سے آگے بڑھنے کی مجھ میں تاب نہیں اس سے آگے اللہ تعالےٰ کی تجلی تو اس شان سے جلوہ گر ہو رہی ہے۔ کہ اگر ایک قدم اور آگے بڑھوں۔ تو میرے بال و پر جل کر راکھ ہو جائیں۔ تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات بابرکات اپنے رب کے عشق میں سرشار روایتی انداز میں آگے بڑھی۔ چونکہ وہاں بجز ہستی باری تعالیٰ کی تجلی خاص کے اور کوئی نہ تھا۔ اسی لئے ان برکات۔ ان فیوض اور ان انعامات کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو میسر آئے۔ بجز ذات باری تعالےٰ کے کوئی جان ہی نہیں سکتا۔ کیا سچ فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے

"شانِ احمد را کہ داند جز خداوند کریم"

قرآن کریم میں اس کا ذکر

ایہا الاحباب یہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذاتی بے نظیر کمال۔ اور آپ کے عرفانی ذاتی کا عدیم المثال ذکر جس کا احادیث سے علم حاصل ہوتا ہے۔ اس واقعہ کا اختصار سے ذکر قرآن کریم سے بھی سن لیجئے۔ حدیث میں تھا۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا تھا۔ کہ میرا سینہ چاک کیا گیا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ الم نشرح لک صدرک۔ اے محمد رسول اللہؐ کیا آپ کو یاد ہے جب ہم نے آپ کا سینہ کھولا تھا۔ پھر حدیث میں تھا۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا۔ کہ میرا دل نکال کر اس کو دھو کر تمام آلائش دور کر کے اس میں نور بھر دیا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ووضعنا عنک وزرک الذی انقض ظہرک۔ کہ اے محمد رسول اللہؐ انشراح صدر کے بعد کیا آپ ہلکے پھلکے نہ ہو گئے تھے۔ کیونکہ ہم نے وہ سارے بوجھ جو آپ کی روحانی ترقی میں بارِ گراں بن سکتے تھے۔ اتار کر پھینک دیئے تھے۔ ان آیات میں اس کیفیت کا نظارہ کھینچا گیا ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو روحانی دنیا میں قدم رکھتے وقت پیش آیا تھا۔

قرآن کریم میں ذاتی کمال

اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ کہ الم نشرح لک صدرک اے محمد رسول اللہ آپ کو یاد ہے۔ جب ہم نے آپ کا سینہ چاک کیا تھا۔ ووضعنا عنک وزرک الذی انقض ظہرک۔ آپ ایک طرف بے انتہا روحانی ترقی اور اس کے مدارج کو دیکھتے تھے۔ اور دوسری طرف اپنی بشری کمزوری اور بے بضاعتی اور پیش آنے والی بے سر و سامانی اور مشکلات کو دیکھتے تھے۔ تو آپ کی طبیعت پر اسی قدر بوجھ پڑتا تھا کہ جو آپ کی کمر کو توڑے دیتا تھا۔ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم نے آپ کی دستگیری فرمائی۔ اور اس عظیم الشان مہم کو سر کرنے کے لئے آپ کا شرح صدر فرمایا۔ تب انشراح صدر کے بعد آپ کی طبیعت ہلکی پھلکی ہو گئی۔ اور آپ نے برق رفتاری سے پرواز کرنا شروع کیا۔ جس کو حدیث میں براق پر سوار ہونے اور قرآن کریم میں ورفعنا لک ذکرک سے تعبیر فرمایا گیا ہے۔ یعنی پہلے آپ عام انسانوں کے لحاظ سے ممتاز ہوئے۔ تو آپ کا چرچا نیکوں دیانتداروں امینوں راستبازوں کا سردار ہو جانے کی صورت میں ہوا۔ پھر آپ جب نبیوں کے دائرہ میں گئے۔ اور ان کے کمالات حاصل کر کے آگے بڑھتے گئے۔ تو ان میں آپ کا چرچا ہوا۔ پھر جب اس سے بھی آگے بڑھے۔ تو ملاءِ اعلیٰ میں آپ کا ذکر خیر بلند ہوا۔ اس سے بھی آگے گئے۔ تو خدا نے خود فرمایا۔ ورفعنا لک ذکرک کہ آپ کا ذکر بلند سے بلند تر ہوتا چلا گیا۔ اور آپ اس مقام روحانی تک پہنچ گئے۔ جہاں تک کوئی نہ پہنچا تھا۔ اسی مضمون کو حدیث میں زمین سے آسمان اور پھر آسمانوں سے اوپر تشریف لے جانے کے رنگ میں بیان کیا گیا تھا۔

یہ قاعدہ کی بات ہے۔ کہ جب انسان ترقی کرنا شروع کرتا ہے۔ تو راستہ میں حائل ہونے والی مشکلات پر قابو پانے کی اسکو قدرت حاصل ہوتی جاتی ہے۔ اور جب یہ حقیقت اس پر آشکارا ہو جاتی ہے کہ ہر مشکل دراصل کامیابی کا دروازہ ہوتا ہے۔ تو اسکو کوئی مشکل۔ مشکل ہو کر نظر نہیں آتی۔ بلکہ مشکل سے مشکل بات بھی بھلی معلوم ہوتی اور اس میں لذت محسوس ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ جان چکا ہوتا ہے۔ ان مع العسر یسرا۔ کہ ہر مشکل کے ساتھ دراصل ایک یسر وابستہ ہوتی ہے۔ اسی لئے وہ خوشی سے بظاہر جلتی ہوئی آگ میں کود جاتے اور اسی کو گلزار بنا کر دکھا دیتے ہیں۔ وہ بخوشی دریاؤں میں گھس کر ان میں سیدھی صاف سڑک بنا دیتے ہیں۔ وہ بے آب و گیاہ جنگل میں ایڑیاں مار کر آبِ زمزم نکال دیتے ہیں۔ آپ نے بچوں کو بھی دیکھا ہوگا۔ کہ جب کسی بچہ کو معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ ہر بادام کے سخت چھلکے کے اندر مزیدار مغز بھرا ہے۔ تو اسکو بادام کا سخت چھلکا توڑنے میں بھی ایک راحت محسوس ہوتی ہے۔ اسی حقیقت کے پیش نظر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی اپنی ترقی کے راستہ میں حائل ہونے والی کسی مشکل کو مشکل نہ جانا۔ اور آپ کی ترقی کا ایک ایک قدم منتہیٰ نظر تک پہنچتا تھا۔ حدیث شریف میں یہ ذکر تھا۔ کہ جس براق پر حضورؐ سوار ہوئے اس کا ایک ایک قدم اتنی دور جا کر پڑتا تھا۔ جہاں تک نظر کام کرتی ہے۔ تعجب ہے بعض لوگوں نے براق سے سچ مچ کوئی سواری سمجھ کر اسکی شکل بنا ڈالی۔ حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا منشاء یہی بات بتلانے کا تھا۔ کہ میری ترقی بجلی کی طرح تیز رفتار ہی ہوگی۔ اور آجکل ثابت ہو چکا ہے کہ بجلی کی رفتار ایک سیکنڈ میں لاکھوں میل تک پہنچ جاتی ہے۔ چنانچہ ریڈیو سننے والے روزانہ بجلی کی تیز رفتاری کا مشاہدہ کرتے رہتے ہیں۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عرفان کی لاکھوں میل کی مسافت آنکھ کی ایک جھپک میں طے کر گئے۔ اور یہ خصوصیت صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں ہی تھی اور عرفانی ترقی کے لئے آپ کو ظاہری نقل مکانی کی کچھ حاجت نہ تھی نہ ضرورت۔

دوسرا مفہوم

ان مع العسر کا ایک مفہوم یہ بھی ہے کہ احادیث شریف میں دو ہی دائروں کا ذکر تھا۔ ایک ارضی مخلوق کا یعنی خاکی مخلوق کا۔ یا یوں کہہ لیجئے کہ انسانی ترقی کا دائرہ۔ ایک ملکی ترقی کا دائرہ۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ان دونوں دائروں کے کمالات حاصل کر کے آگے بڑھ گئے تھے۔ ان دونوں دائروں کی تحدی میں مشکلات کی طرف اشارہ فرمانے کے لئے دو دفعہ ہی عسر کا لفظ استعمال فرمایا اور پھر دونوں ہمرنگ عسروں کے مقابلہ دو دو الگ الگ یسروں کا ذکر فرمایا۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ ان مع العسر یسرا۔ اے محمد رسول اللہ آپ کی ذاتی ترقی کے راستہ میں دو دفعہ ہی عسر آیا تھا۔ جو درحقیقت ایک ہی تھا۔ مگر دونوں دفعہ ہی ہم نے تیرے عسر کو یسر سے بدل دیا۔ اور بظاہر دونوں عسر آپ سے لئے یسر ہو گئے اور آپ نے دونوں دائروں کے کمال اور معرفتوں کے دو ماخذ اپنے اندر لے لئے۔

اب جبکہ مخلوق خدا کا کوئی اور محدود دائرہ آپ کے سامنے قابل عبور نہ رہا اور آپ ارضی اور سماوی دونوں دائروں کی مخلوق کے کمالات کے جامع ہو کر ان سے آگے نکل گئے تو اس حالت کے پیش نظر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے فاذا فرغت یعنی اب (اے محمد صلی اللہ) جبکہ آپ اس عظیم الشان مہم کو سر کر کے فراغت حاصل کر چکے ہیں تو فانصب اب ذرا کھڑے ہو جائیے کیونکہ الیٰ ربک فارغب سامنے تمہارا مطلوب تمہارا مقصود۔ تمہارا محبوب کھڑا ہے اور اس کے حسن و احسان کی جلوہ گری مشاہدہ کیجئے اور اپنی لازوال پیاس اور خواہش کے پیش نظر جام وصال بھر بھر کر پیتے جائیے۔ اب تو ہے اور تیرا رب ہے۔

حاضرین کرام! یہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذاتی کمال۔ ذاتی جوہر۔ ذاتی خوبی۔ ذاتی شان جو حضور (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے حاصل کی۔ پھر اس تمام کیفیت کو اللہ تعالےٰ نے نہایت مختصر الفاظ میں یوں بھی ادا فرمایا ہے کہ دنیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ترقی کرتے کرتے اس قدر ہمارے قریب آگئے کہ فتدلیٰ۔ اور ہم سے ہم کو بھی اپنی استقبال کے لئے آنا پڑا۔ کیونکہ آپ مخلوق کے دائرہ سے نکل کر خالق کے دائرہ سے آ ملے تھے۔ اور اب ہمارا کام تھا کہ آپ کے استقبال کے لئے آتے آپ حضرات جانتے ہیں۔ کہ جب ہم اپنے محبوب دوست کی ملاقات کے لئے جاتے ہیں۔ یعنی ہمارے سفر کا آخری نقطہ ہمارے دوست کی چوکھٹ ہوتی ہے۔ جب ہم اس پر جا کھڑے ہوتے ہیں۔ تو پھر ہمارا دوست اندر سے باہر آتا۔ اور ہمارا استقبال کرتا اور ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر لے جاتا ہے۔ اور پھر باہر والوں کو کیا خبر کہ اس کے دوست نے اس سے کیا باتیں کیں۔ اور کیا کیا اس سے حسن سلوک کیا۔ چنانچہ اس سلوک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ دنیٰ کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہمارے دروازے پر ہی آ گئے۔ تو فتدلیٰ۔ آگے سے ہم لپک کر آئے۔ فکان قاب قوسین۔ تب ہم دونوں آپس میں ملے۔ او ادنیٰ اور پھر ہم باہر سے اپنے اندر گھر میں لے گئے۔ فاوحیٰ الیٰ عبدہ ما اوحیٰ۔ پھر ہم جانیں اور ہمارا بندہ کہ ہم نے اس سے خلوت میں کیا کیا باتیں کیں اور کیا کیا انعامات و اکرامات آپ پر نازل کئے۔ (تفصیل کے لئے حضرت اقدس کی کتاب آئینہ کمالات اسلام مطالعہ فرمائیں) (باقی)

پاکستانی سفیر متعینہ ترکی!

اردو کے متعلق میاں بشیر احمد کی خدمات

اپنے والدین کے اکلوتے فرزند میاں بشیر احمد باغبانپورہ لاہور میں ۲۹ مارچ ۱۸۹۳ء کو پیدا ہوئے وہ باغبانپورہ کے مشہور "میاں خاندان" سے تعلق رکھتے ہیں جس میں مشہور مصنفین، سیاست دان، ماہرین نظم ونسق اور جج پیدا ہو گئے ہیں۔ ان کے والد میاں شاہ دین عدالت عالیہ لاہور کے جج تھے۔ ان کے خسر سر محمد شفیع مشہور و معروف سیاست دان تھے۔ وہ جسٹس سر عبدالرشید، بیگم شاہ نواز اور میاں افتخار الدین کے بھی قریبی رشتہ دار ہیں۔

میاں بشیر احمد نے سنٹرل ماڈل اسکول اور گورنمنٹ کالج لاہور میں اور بعد میں آکسفورڈ میں تعلیم حاصل کی۔ اور ۱۹۱۳ء میں اسکول آف ماڈرن ہسٹری سے آنرز کی ڈگری حاصل کی۔ وہ اپنے کالج (واڈہیم کالج) میں اول رہے اور اس سال امتحان میں برصغیر ہند و پاکستان سے آئے ہوئے تمام طلبہ سے زیادہ نمبر حاصل کئے۔

۱۹۱۴ء میں ۲۱ سال کی عمر میں مڈل ٹیمپل لنڈن سے بیرسٹری کا امتحان پاس کیا۔ چند سال لاہور میں بیرسٹری کی اور اس کے بعد اسلامیہ کالج لاہور میں تاریخ کے اعزازی پروفیسر رہے

۱۹۲۲ء میں اپنے والد مرحوم کی یادگار میں جو کہ ایک ممتاز جج ہونے کے علاوہ ایک وسیع ماہر تعلیم، شاعر، مقرر اور مصنف بھی تھے۔ اردو کا مشہور ماہنامہ "ہمایوں" جاری کیا۔

میاں بشیر احمد کو مضمون نگاری کا شوق بچپن ہی سے تھا۔ انہوں نے تاریخی اور تخیلی مضامین کے علاوہ دوسرے اہم موضوعات پر بھی مضامین لکھے اور کتابیں تصنیف کیں۔ مثلاً بین الاقوامی سیاسیات، سوشلزم، ترکی کی جنگ آزادی، کمال اتاترک، مختصر تاریخ عالم، مختصر تاریخ ہند و پاکستان، قائد اعظم محمد علی جناح، نپولین، جون آف آرک وغیرہ۔ آپ کے اکثر مضامین پہلے آپ کے رسالہ "ہمایوں" میں شائع ہوئے جو ۲۷ سال سے نکل رہا ہے اور جسے پاکستان اور ہندوستان کے ادبی حلقوں میں نہایت احترام سے دیکھا جاتا ہے۔ انہوں نے اپنے والد کے مجموعہ کلام کی تدوین کی اور اسے "تجلیوں کی اردو نظموں" کے نام سے شائع کیا۔ ان کے مضامین کا مجموعہ "طلسم زندگی" کے نام سے شائع ہوا ہے۔

میاں بشیر احمد ادبی سرگرمیوں کے علاوہ سیاسیات میں بھی حصہ لیتے رہے ہیں۔ انہوں نے ۱۹۳۶ء میں انجمن اردو پنجاب قائم کی۔ اور اردو کی زبردست خدمت سرانجام دی۔

کچھ عرصہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کورٹ کے ممبر بھی رہے اور ۱۹۳۶ء سے پنجاب یونیورسٹی کے فیلو ہیں۔

موصوف اکتوبر ۱۹۳۶ء میں مسلم لیگ میں شامل ہوئے اور ۳۸-۱۹۳۷ء میں پنجاب مسلم لیگ کے جوائنٹ سیکرٹری رہے۔ مارچ ۱۹۴۰ء میں لاہور میں آل انڈیا مسلم لیگ کا جو پاکستان سیشن منٹو پارک میں منعقد ہوا تھا جس میں پاکستان کی مشہور قرارداد منظور کی گئی تھی انہوں نے اس سیشن کی مجلس استقبالیہ کے سیکرٹری کے فرائض انجام دیئے۔ بعد میں وہ پنجاب مسلم اسٹوڈنٹس فیڈریشن کے صدر منتخب کئے گئے اور آل انڈیا مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کے ممبر بھی بنائے گئے۔ فروری ۱۹۴۶ء میں موصوف پنجاب اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے۔ وہ جنوری ۱۹۴۷ء میں پنجاب مسلم لیگ کی نافرمانی کی تحریک میں حصہ لینے کی وجہ سے گرفتار ہوئے۔ فروری ۱۹۴۹ء میں وہ پاکستان مسلم لیگ کونسل کے رکن ہو گئے۔

جب سے وہ مسلم لیگ میں شامل ہوئے ہیں وہ برصغیر ہند و پاکستان کے مسلمانوں کی بہبودی کے لئے کتابیں اور رسالے لکھتے رہے۔ ذیل میں ان میں سے چند نام دیئے جاتے ہیں۔

"مسلمانوں کا ماضی، حال اور مستقبل" "مسلم لیگ کیا ہے" "پاکستان کیا ہے" "مسلم لیگ کی مختصر تاریخ" اور قائد اعظم کی تقریروں کے انتخابات۔ ان کی شہرت و ہر دلعزیزی ان نظموں کی وجہ سے اور خصوصاً ان نظموں سے جو انہوں نے قائد اعظم مرحوم کے متعلق لکھی تھیں بہت اضافہ ہوا۔

ان کی تازہ ترین تصنیف "کارنامہ اسلام" عنقریب شائع ہونے والی ہے۔ اس کتاب میں انہوں نے تاریخ اسلام اور خصوصاً برصغیر ہند و پاکستان کے مسلمانوں کی تاریخ کا مختصر جائزہ لیا ہے۔

قیام پاکستان کے بعد وہ ملک کی ترقی کے ہر منصوبہ میں دلچسپی لیتے رہے ہیں خواہ وہ کسی بھی شعبہ سے تعلق رکھتا ہو۔ رسالہ ہمایوں نے اپنی پالیسی کی تجدید کر دی ہے اور اس کے مدیر نے جو پروگرام اس کے لئے مرتب کیا ہے اس کے ماتحت اس کا مقصد اب یہ ہے کہ تازہ نظریوں کی روشنی میں پاکستان کی ترقی پسند اسلامی حکومت کی گوناگوں قومی ضروریات کی ترجمانی کرے۔

میاں بشیر احمد ایک وسیع النظر اور آزاد خیال مصنف اور مدیر کی حیثیت سے ایک ممتاز درجہ رکھتے ہیں۔ وہ ماہر لسانیات بھی ہیں اور غیر ملکی زبانوں میں سے انگریزی، عربی، فارسی اور فرانسیسی جانتے ہیں۔

اقوال وافکار

"ہر مسلمان جانتا ہے کہ قرآنی تعلیمات محض عبادات و اخلاقیات تک محدود نہیں۔ بلکہ قرآن کریم مسلمانوں کا دین و ایمان اور قانون حیات ہے یعنی مذہبی، معاشرتی، تجارتی، تمدنی، عسکری، عدالتی اور تعزیری احکام کا مجموعہ ہے۔ ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم کو یہ حکم ہے کہ ہر مسلمان کے پاس اللہ کے کلام پاک کا ایک نسخہ ضرور ہو۔ اور وہ اس کو بغور مطالعہ کرے۔ تاکہ یہ اس کی انفرادی اور اجتماعی ہدایت کا باعث ہو۔"

(قائد اعظم)

"دولت مشترکہ کی وزرائے اعظم کی کانفرنس کے فیصلوں سے پاکستان کی حیثیت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ اسے اپنا دستور بنانے کی کامل آزادی حاصل ہے۔ اور اسے پورا اختیار ہے کہ اگر چاہے تو موجودہ اساس پر دولت مشترکہ میں شامل رہے اور چاہے تو دولت مشترکہ سے الگ ہو جائے"

(آنریبل مسٹر لیاقت علی خان، وزیر اعظم)

"ہمیں پاکستان کی اقتصادی تعمیر نو کی پہلی مہم کو اخلاقی محاذ پر سر کرنا ہوگا۔ ٹھوس اخلاقی اصولوں کی بنیاد پر ہی پائیدار عمارت تعمیر کی جا سکتی ہے۔ جو عمارت موجودہ اقدار کی بنیادوں پر تعمیر کی جائے گی۔ وہ یقیناً گر جائے گی۔"

(آنریبل مسٹر غلام محمد، وزیر مالیات)

"اشتراکی اصولوں کے مقابلہ میں اسلام ایک مضبوط حصار کی حیثیت رکھتا ہے۔ لیکن ہمیں ان اسکیموں کو جلد سے جلد عملی جامہ پہنانا چاہیئے۔ جن سے اسلام کی بنیادیں مضبوط ہوں۔ اگر ہم اپنے آپ کو اشتراکیت کی زد سے محفوظ کرنا چاہتے ہیں۔ تو ہمارے لئے ضروری ہے کہ اپنے نظام کو تمام ناانصافیوں سے پاک کرنے میں عجلت سے کام لیں۔"

(مسٹر زاہد حسین گورنر دولت پاکستان بنک)

"پاکستان کی اسلامی حکومت کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان ایک کہنہ مشق اور جہاندیدہ وکیل اور ٹھنڈے دل کے انسان ہیں۔ آپ اپنے دلائل کے خزانہ سے بھرپور فائدہ اٹھانے کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ اور حریف آپ کے وار سے بچ کر نہیں جا سکتا۔"

(برنارڈ سوں، نیویارک ٹائمز مورخہ ۲۷ اپریل)

"اگر کوئی شخص جغرافیائی اور اقتصادی حقائق پر غور کرے۔ اور اس امر کو ملحوظ رکھے۔ کہ کشمیر میں مسلمانوں کی نوے فی صدی آبادی ہے۔ اور انہیں وہاں زبردست اکثریت حاصل ہے۔ تو اسے یہ تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ پاکستان کے پاس اپنے اس دعوے کے بدیہی دلائل موجود ہیں کہ کشمیر کو اس کے زیر اقتدار رہنا چاہیئے۔ اور ہندوستان میں شامل نہ ہونا چاہیئے۔"

(مسٹر ولیم بارٹن)

"ہمارا مذہب ایک ہے۔ ورثہ ایک ہے اور سرحدیں مشترک ہیں۔ اس کے علاوہ مملکت پاکستان کے ساتھ ہمارے تعلقات نہایت خوشگوار اور دوستانہ ہیں۔ حکومت ایران کی مخلصانہ خواہش ہے۔ کہ اس مملکت کو ترقی استحکام اور عظمت نصیب ہو۔"

(وزیر خارجہ ایران)

"اس وقت جب کہ معاہدہ اوقیانوس پر دستخط ہونے کی وجہ سے دنیا کے تمام ملک دو گروہوں میں بٹ گئے ہیں۔ اور ہر ایک جنگی اور دفاعی تیاریوں میں مصروف ہے۔ کہ نہ معلوم جنگ کے شعلے کب بھڑک اٹھیں۔ افغانستان کا پاکستان کے خلاف تخریبی کارروائیوں میں مصروف رہنا اور سرحدی پٹھانوں کو پٹھانستان کے نام پر ابھارنا حد درجہ شرمناک ہے"

(اخبار "حمایت دکن" حیدر آباد دکن)

ہر قسم کے وظائف کی درخواستیں

۱۵ مئی تک ارسال فرما دیں

جیسا کہ گذشتہ سال کے شروع میں اعلان کیا گیا تھا تمام وہ طلباء اور طالبات جو تعلیم حاصل کرنے میں مشکلات کا سامنا کر رہے ہیں۔ نظارت ہذا کو لکھیں۔ تاکہ قرضہ جات حسنہ اور وظائف امدادی سے ان کی امداد کی جا سکے ازراہ کرم مندرجہ ذیل امور اس سلسلے میں نوٹ فرمائیں۔

(۱) آٹھویں کلاس سے کم درجہ کا کوئی طالب علم درخواست نہ دے۔

(۲) جو طلباء درخواستیں دیں وہ اپنی درخواست مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق و سفارشات سے ارسال فرمائیں۔

(۳) یہ واضح رہے کہ ان طلباء کو ترجیح دی جائے گی۔ جو سکول کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد مدرسہ احمدیہ یا جامعہ احمدیہ میں داخل ہونے کا ارادہ فرمائینگے

(نائب ناظر تعلیم و تربیت)

درخواست دعا میرا لڑکا عزیزی فضل الرحمن عارضہ بخار چند یوم سے بیمار ہے اور بہت کمزور ہو گیا ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

(ماسٹر عبد الرحمن اتالیق جامکے چیمہ ضلع سیالکوٹ)

صدر جمہوریہ امریکہ کی طرف سے پنڈت نہرو کو ملاقات کی دعوت

چین کی صورت حال پر غور کیا جائیگا

واشنگٹن ۹ مئی۔ امریکی دار الحکومت میں موصول شدہ اطلاعات کے مطابق معلوم ہوا ہے۔ کہ جب نہرو لنڈن میں تھے۔ تو صدر ٹرومین نے انہیں واشنگٹن میں ملاقات کرنے کی دعوت دی تھی۔ اور انہوں نے اسے قبول کر لیا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ مسٹر ٹرومین ایشیا کی صورت حال پر بحث و تمحیص کرنے کے خواہاں ہیں۔ خاص کر چین میں کمیونسٹوں کے خطرہ کے پیش نظر اور اس نظریہ سے کہ کمیونسٹ فوجوں کو روکنے کے لئے امریکہ طویل عرصہ کے لئے کیا قدم اٹھا سکتا ہے۔

اطلاعات مظہر ہیں کہ مسٹر نہرو کو توقع تھی کہ وہ آئندہ چند ہفتوں میں واشنگٹن جائیں گے۔ لیکن اب وائٹ ہاؤس کو مطلع کیا گیا ہے کہ یہ اکتوبر تک ممکن نہیں۔ اخبار سنڈے آبزرور کا نامہ نگار مجوزہ آمد پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ مذاکرات کے سلئے کوئی تفصیلی ایجنڈا تیار نہیں کیا گیا ہے۔ لیکن جو کچھ صدر ٹرومین کے دماغ میں ہے۔ اس کا تعلق کسی واضح سیاسی کارروائی کے متعلق ایک کانفرنس سے نہیں ہے۔ بلکہ محض باہمی دلچسپی کے موضوع کے متعلق ایک دوستانہ گفت و شنید ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس سے سیاسی نوعیت کے اہم فیصلے وجود میں آجائیں۔ (استار)

برطانیہ کا تجارتی مشن پاکستان کو

لنڈن ۸ مئی۔ برطانیہ جلد ہی ایک تجارتی مشن پاکستان بھیجے گا۔ معلوم ہوا ہے کہ گذشتہ ہفتہ وطن واپس آنے سے قبل لنڈن میں پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خاں نے اس سلسلہ میں کافی زور دیا تھا۔

پاکستان میں پہلے ہی کافی برطانوی سرمایہ لگا ہوا ہے۔ اور تجارتی مشن بھیجنے میں اس وجہ سے تاخیر ہو رہی کہ آیا برطانیہ پاکستان کی ضرورت کی تمام مشینیں روانہ بھی کر سکے گا یا نہیں۔ (استار)

مشرقی بنگال کی فصلوں کو بارش سے نقصان

لیکن غذائی حالت قابو میں ہے

ڈھاکہ ۹ مئی۔ گزشتہ چند ہفتوں سے مشرقی بنگال میں زبردست بارش ہونے کی وجہ سے فصل کو جو نقصان ہوا ہے۔ اس کی مقدار ۳۰ فیصدی کے قریب ہے۔ اس کا انکشاف کرتے ہوئے مشرقی بنگال کے سول سپلائز کے وزیر سید محمد افضل نے کہا کہ صوبائی حکومت نے غلہ کے ذخائر جاری کر دیئے ہیں۔ اور متاثرہ علاقوں کو فوراً امداد روانہ کر دی گئی ہے۔ جو زیادہ تر ڈھاکہ اور چٹاگانگ میں واقع ہیں۔

معلوم ہوا ہے سخت بارش کا بوروٹ کی فصل پر برا اثر پڑا ہے۔ مشرقی بنگال میں اس زمانہ میں اس قدر شدید مسلسل بارش نہیں ہوتی اگرچہ گذشتہ ہفتہ کم بارش ہوئی تھی۔ لیکن وقتاً فوقتاً ابھی تک بارش ہوتی رہتی ہے۔ (استار)

پاکستان بچہ لیگ

کراچی ۹ مئی۔ پاکستان بچہ لیگ کے سابق جنرل سیکرٹری مسٹر اشرف علی کو پاکستان بچہ مسلم لیگ کی آئینی کمیٹی کا صدر مقرر کیا گیا ہے۔ (استار)

مغربی پنجاب میں جرائم کی رفتار میں متواتر کمی ہو رہی

لاہور ۹ مئی۔ پنجاب میں جرائم کی رفتار میں متواتر کمی ہو رہی ہے۔ مارچ ۱۹۴۹ء کے اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ گذشتہ سال کے اسی مہینے کے اعداد و شمار کے مقابلہ میں اب کے جرائم میں کافی کمی ہو گئی ہے۔ سنگین جرائم میں قتل اور ڈاکہ زنی کی واردات جس سے کسی ملک کے امن و امان کا صحیح اندازہ لگایا جا سکتا ہے کی رفتار میں نمایاں کمی ہوئی ہے۔ مارچ ۱۹۴۸ء اور مارچ ۱۹۴۹ء کی وارداتوں کے اعداد و شمار حسب ذیل ہیں:

	مارچ ۱۹۴۸ء	مارچ ۱۹۴۹ء
وارداتِ قتل	۱۶۵	۸۷
ڈاکہ زنی	۴۰	۱۹
نقب زنی	۱۲۶۱	۷۹۲
سرقہ بالجبر	۹۳	۴۸
کل تعداد	۱۵۵۹	۹۴۶

سابق مینٹل کنٹرولر مغربی پنجاب کے خلاف دوسرے مقدمہ کی سماعت شروع ہو گئی

وکیل استغاثہ کی درخواست پر بحث میں ایک یوم کا التوا

(سٹاف رپورٹر سے)

لاہور ۹ مئی۔ آج حکومت پاکستان کے سپیشل جج خان بہادر سید محمد باقر کی عدالت میں ایکٹ ۲۲ مجریہ ۱۹۴۷ء کی دفعہ ۵ کے تحت مغربی پنجاب کے سابق مینٹل لائسنسنگ آفیسر سردار محمد خاں علوی کے خلاف اقربا نوازی سے متعلق دوسرے مقدمے کی سماعت شروع ہوئی۔ ملزم کی طرف سے چوہدری نذیر احمد رکن مجلس دستور ساز اور ایم اے۔ رحمٰن ایڈووکیٹ پیش ہوئے۔ سرکار کی طرف سے مقدمہ کی پیروی سپیشل پبلک پراسیکیوٹر ایس اے رحیم نے کی۔

ابتدائے بحث میں وکیل صفائی نے یہ اعتراض اٹھایا کہ مسٹر علوی کے خلاف جو الزام لگایا گیا ہے وہ ایسے واقعات سے متعلق ہے جو تقسیم ملک سے پہلے وقوع پذیر ہوئے تھے اس لئے عدالت خصوصی جو پاکستان کے ایکٹ ترمیم ضابطہ فوجداری ۱۹۴۷ء کے ماتحت معرض وجود میں آئی ہے ان الزامات کی چھان بین کی مجاز نہیں ہے۔ اس اشکال کو حل کرنے کے لئے وکیل استغاثہ نے وقت مانگا۔ چنانچہ مقدمہ کی سماعت کل پر ملتوی کر دی گئی۔

یاد رہے مسٹر علوی کے خلاف الزام یہ ہے کہ وہ مو ہے کی سپلائی کے پرمٹ جاری کرنے میں اپنے اختیارات کو غلط طور پر استعمال کرتے رہے اور اس بارے میں اپنے عزیزوں اور دوستوں کے ساتھ امتیازی سلوک کر کے بہت سے مستحقین کو نظر انداز کرنے کے مرتکب ہوئے۔

گندم کی نقل و حرکت پر پابندی کی وضاحت

لاہور ۹ مئی۔ محکمہ سپلائیز مغربی پنجاب کا ایک پریس نوٹ مظہر ہے کہ گندم کی مقدار کے متعلق جو ریل موٹر یا دیگر مشین سے چلنے والی گاڑیوں کے ذریعے مسافر اپنے سامان کے حصے کی صورت میں ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جا سکتے ہیں کچھ غلط فہمی پیدا ہو گئی ہے۔ مغربی پنجاب میں صرف پانچ سیر گندم ایسی گاڑیوں کے ذریعے ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جائی جا سکتی ہے بعض اخبارات نے جو مقدار پانچ من شائع کی ہے مشین کے ذریعے چلنے والی گاڑیوں میں سفر کرتے وقت اپنے ذاتی سامان کی صورت میں پانچ سیر سے زائد گندم لے جانا جرم ہے

برطانوی طلبا نے پاکستانیوں کی مہمان نوازی کی تعریف کی

دورے کے تاثرات

لنڈن (ہوائی ڈاک) برطانیہ کے تین نوجوان مقرر ایشیا میں پچیس ہزار میل کے دورے کے بعد ابھی اپنے وطن کو لوٹے ہیں۔ اس دوران میں وہ ہندوستان۔ پاکستان اور لنکا کی ۲۳ یونیورسٹیوں میں گئے۔ ایک سو تقریریں جلسوں میں کیں اور پندرہ ریڈیو پر اور یہ دورہ چار مہینے میں ختم ہوا۔

مسٹر جیکسن نے لنڈن میں "اوور سیز لیگ" کو بتایا۔ اس دورے کا اولین اور سب سے زیادہ مستقل تاثر یہ ہے کہ ہم جہاں گئے ہمارے میزبان ہم سے بڑی مہربانی اور غیر معمولی کشادہ دلی سے پیش آئے اس جلسے میں لیڈی ولنگڈن کے علاوہ پاکستان۔ ہندوستان اور لنکا کے ہائی کمشنر بھی شریک تھے۔ مقررین کی یہ ٹیم برطانوی کونسل کی تجویز اور نیشنل یونین آف سٹوڈنٹس کے زیر اہتمام دورے پر گئی تھی۔ یونین کا خیال ہے کہ اسی قسم کی انجمنیں پاکستان۔ ہندوستان اور لنکا میں بھی قائم ہو جائیں گی۔ یونین کا یہ بھی ارادہ ہے کہ پاکستان ہندوستان اور لنکا سے بھی نوجوان مقررین کے وفود کو برطانیہ آنے کی دعوت دی جائے پاکستانی طلباء پہلے سے فیصلہ کر چکے ہیں کہ وہ ایک ٹیم بھیجیں گے۔ غالباً یہ ٹیم اکتوبر میں جائے گی۔ اس سوال پر بھی بات چیت ہو رہی ہے کہ یونیورسٹیوں میں بھی طلباء کا تبادلہ کیا جائے۔ (ر۔ ب۔ ا۔ س)

تاکہ صوبے مالی زیر باری سے بچ جائیں

لاہور ۹ مئی حکومت مغربی پنجاب نے فیصلہ کیا ہے کہ سائنس اور ٹیکنیکل اداروں مثلاً کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور گورنمنٹ کالج۔ انجنیئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی مغل پورہ۔ ڈی مونٹ مورنسی کالج دندان سازی لاہور۔ سول ویٹرنری کالج لاہور۔ زراعتی کالج لائل پور۔ اور رسول انجنیئرنگ کالج میں دوسرے صوبوں سے آئے ہوئے طلبہ سے کمپنسیشن فیس نہ لی جائے۔ یہ حکم فوری طور پر نافذ ہو جائے گا۔

فیس کے متعلق موجودہ حکم پاکستانی صوبوں کے عوام میں خیر سگالی کی روح پیدا کرنے اور جذبہ تعاون کو فروغ دینے کے لئے اٹھایا گیا ہے۔ حکومت مغربی پنجاب کے مالیات کے مشیر خواجہ عبید اللہ نے حکومت کی پالیسی کی وضاحت کرتے ہوئے کہا یہ اقدام اس لئے کیا گیا ہے تاکہ دوسرے صوبوں کو ایسے تعلیمی ادارے قائم کرنے پر سرمایہ خرچ نہ کرنا پڑے۔ امید ہے دوسرے پاکستانی صوبے اسے پسندیدگی کی نظر سے دیکھیں گے۔